

<p>۱۷۷ بے آب تھارو دن سے مچھو کا پانی دریا سے خود ان کو تیرو کو تھاکا نارا ماخو تھو تھیم کے لیے خاک ببارا سرو با تھابہ ہر ایک ناز کی اشارا</p>	<p>۱۷۸ توٹن تیرب ڈا اور نور ذوق اجل علامہ عالم فقہا عالم و فاضل زبا و برس و داد و دہ و منصف کون عادل تھیں سچ تبدیل سے دم بھیر تھیں غافل</p>	<p>۱۷۹ بہان چو کرکٹ سر پہ پہ پہ بہان چو کرکٹ سر پہ پہ پہ بہان چو کرکٹ سر پہ پہ پہ بہان چو کرکٹ سر پہ پہ پہ</p>
<p>قبر میں ہمیں ہونگی تو اہلاک ہماری اس خاک میں بجا کی بجائے ہماری</p>	<p>بیداری تیرے تھے بدن مصححانکے سوئے بھی تیرے لگے تیرے دل کے</p>	<p>شادی تھی کہ صبح علم آخر ہو جائین اب کل کی سحر ہوگی ہمیں باغ بنائین</p>
<p>۱۸۰ دن بکلی ہے آج گلے گلے کرنا سوار کے دربار میں سر نہ کرنا ہندی ہندی ہندی ہندی ہندی ہندی ہندی ہندی ہندی ہندی</p>	<p>۱۸۱ دوق سخن تھیں تھارے سبکی نیا جھانکا تھیں سب اور کلام نامی کو تیا تھان نامہ اس نامہ نامی کو دوق سخن تھیں تھارے سبکی نیا</p>	<p>۱۸۲ نشان تھے منہ پر وہ کور کور نیا ساری علی عاشق کرو تھے عالی جہاں تھے جہاں تھے جہاں تھے جہاں تھے جہاں تھے جہاں تھے</p>
<p>کو فرے کناری میں جانکی خوشی ہے اجن کے دریا میں جانکی خوشی ہے</p>	<p>فاتوین بھی سرگرم رہا فیاں تھیں کرتے تھے مہا بات ملاک و بشر تھے</p>	<p>ہر سو تھی ہر گت و سخن پور تھیں ایسے خوش ہو تھیں تو ایسے ہون گلو ہون تھیں ایسے</p>
<p>۱۸۳ بہتر سے بہتر تھی تھی تھی تھی نہو تھی</p>	<p>۱۸۴ بوزر کی طرح قول کے مٹنے و تھاری بازر ضا تھاری خالق تھے و تھاری اصد کے مستحق کو عاشق تھے و تھاری موت تھے تھیں تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۸۵ وکی ہوتے الا شتم و جہاں تھیں ان راہ افلا وہی تھیں تھیں تھیں کسانین پور تھے تھے تھے تھے تھے تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>تو حسن سے ہر دم سرور میں پڑھ لیں ہمارے تو ملیں ہر دم میں</p>	<p>کو بند تھاپانی پر نہ تے ما ب تھارے چاہا جنہیں جو روں نے و تھیں تھیں</p>	<p>ہر آگ نشان کا لگتے نامور ایسے اتک تھے کالج عالی گھر ایسے</p>

<p>۱۱۱ اگر کہنشیان کے بنا کر غلی کو ہون تو ترانہ شہزاد کو صحت بخا نندہ وہ بیابین کے عساکرین عام سب کھیلنی کر کے انہیں کے رجا پر</p>	<p>۱۱۲ صورت اذان صحیحہ کی صورت غلی کی طرح ہے جسے غلی غلی کا تھا جیسا کہ کہتے تھے یہ صحابہ جو انھوں</p>	<p>۱۱۳ تقیبات نسوی پورہ پورہ شہزادہ دی کے خزانے آواز ناگاہ آگاہ ہون خدام شہنشاہ فلک زنجونی جو آرمیوں ابن اسد اللہ</p>
<p>یوں آرمیوں پر وہ مقبول تگھ جیسے ہون م صبح نہ پھول شکستہ</p>	<p>حضرت کے قدا اکر جاناز کے صدے آواز محمد ہے اس آواز کے صدے</p>	<p>سمجھے ہیں کیسے پسر خرم اسل ہے ہر غول بن قتل شدہ کوین کا غلام ہے</p>
<p>۱۱۴ وہی صلی اذان کہ گھروں کے تقیبات گلاب جہنم کے صدے وہ پورے لکھنے کے ہر صبح شام میں سکون میں جہنم کے تقیبات</p>	<p>۱۱۵ جب بعد اذان کے پلو کو کہتے ہیں باصوت صحت کے صدے صورت سماعت کے صدے وہ خود نشا تھا وہ باقی</p>	<p>۱۱۶ سحر کو کہتے ہیں کہ ایک ہی ہے یہ نہ ہر کے کہہ رہے ہیں سحر کو کہتے ہیں تزار پر آواز ہوا لام آواز</p>
<p>جمہوری ہم اشجار جن و جہ میں آ کے آواز گھول نے بھی سنگی ان لگا کے</p>	<p>قدسی مگر ان تھے فلک پوری سوز رحمت تھی ساز کی نماز سوزی سوز</p>	<p>فاقے ہون ہر اک ہاشمی و مطلق کو پانی نہ ملے سدا رسول عربی کو</p>
<p>۱۱۷ ابد و عدا کا اذان چون بنا کہ وہم کہتے ہیں کہ وہ ان کو نور ان کے کہتے ہیں کہ وہ ان کو یہاں علی کے کہتے ہیں کہ وہ ان کو</p>	<p>۱۱۸ آواز تھے صحابہ ان اور تھے صدی تھا کہ تھے وہ ان کو پانی جو سلا اور تھے وہ ان کو یہاں علی کے کہتے ہیں کہ وہ ان کو</p>	<p>۱۱۹ تھانے کے کہتے ہیں کہ وہ ان کو جھجکا کے کہتے ہیں کہ وہ ان کو نہ کیوں صلیوں سے اپنے اذان نام نہا غضب کو کہتے ہیں کہ وہ ان کو</p>
<p>تھانے کے دل کے باور چوڑے تھے تباہی سچان کھل صف میں کھڑے تھے</p>	<p>بکیر کے نور دم بکیر کر کے اب آنوی سجدہ تشریف کر کے</p>	<p>اک شور ہو اچھیں لو اب نہ کر کے چھنے نکلنے لگے تلوار میں کر کے</p>

<p>۱۰۱ عباس علمدار نے پیر پانی کیا تھا ہے آغاز تیرے درد رانی ہر کچھ ختمے پہلے ہی دریا کی آبی سیر کی رہیں لے آئی ہیں پھر پیر پانی</p>	<p>۱۰۲ پانی تیرے ہنسنے سے ابھی تیرے تپنے کا صاحب ہو سکتا ہے لب خشک آیا میرے تپنے میں اب بھی رہا کہ رہا تیرے ہنسنے میں تھوڑی سی پانی کو کھانا</p>	<p>۱۰۳ تو لو ابھی تیرے کو نہ بھلا کر لو کھانا بڑھ چا جو ضمیر اس سے کھانے لایا لے کر تیرے مصلحتاً کھینچ کر دیا اس کو دیر میں کھانے لایا اور کھالو</p>
<p>۱۰۴ مجبور کبھی صاحب شیشہ تیرے میں پھر چھین لینے نہ تو ہم شیشہ تیرے میں</p>	<p>۱۰۵ رد کے گامین کیا کوئی میلن تیرے میں بیشرد کا عمل نہ رہے ہو جائیگا دم میں</p>	<p>۱۰۶ پانی وہ پوہ ہوتے ہم آغوش میں سے جو سر دہے کا فوراً تیرے غسل سے</p>
<p>۱۰۷ کیا ہو گا پیر پیر میں ظلم کرانی بہا بیگی تیرے ہی تیغ منگوانی اب کب</p>	<p>۱۰۸ جیل کے ڈاسون تو آ رہے ہیں رود کا ہے اسے جو دنیا میں جا رہی دعون ہے میں خدا سے ہاری انہی پہلی بابا بقیصے تیری</p>	<p>۱۰۹ خجین کے نشاہ چھٹا ہو گیا رہنے لگے ان کا تیرے کھانے کو وہاں کہیں تھی تیرے ہی تیرے کاؤرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۱۰ تلاش کی کچھ بس تم چلے لشکر تیرے کا بتا ہوا دریا اور آج ہی او دھ کا</p>	<p>۱۱۱ جب تیرے در آئینگے ہم فوج عدین پانی میں وہ ڈوبا تھا ڈوبنے لگے تیرے میں</p>	<p>۱۱۲ سب ایل حرم مستعد فوج گری تھے ماتم تھا کہ شہر چراغ سحری تھے</p>
<p>۱۱۳ تیغ کی طرف تیرے گئے تیرے فاسم پانی تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۱۴ عباس سے زانیلکے سبط میرے رہتے رہتے رہتے رہتے رہتے رہتے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۱۵ یونہی کہ میں تیرے حال کے سبکی تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۱۶ ہے کور نہک خاک حیرت تیرے سکو خستہ پرتق تیرے مرو تیرے سکو</p>	<p>۱۱۷ اعدائے میں تیرے اور دینا زاری میں کہہ کھینکے محل سے کہ سچ لنگے ہم اُسے</p>	<p>۱۱۸ سو نکھی تھی جو برسوں نہکھا لگی تیرے کو نانا کی بھی بابا کی بھی ہوا گئی تیرے کو</p>

<p>۱۳۱</p> <p>ایں نوعاں دل نضطر کو سنبھالو پتھر پتھر سے سوسنبھالو سجاؤ تو ہونے میں ہم کو سوسنبھالو مچا لگیں پاری پاری تو سوسنبھالو</p>	<p>۱۳۲</p> <p>زیادہ سامان میں گناہ بیسہ جمع تھا فزون کا دم مرگ بلور گھومیں کوئی روز تھا کوئی پتیا تھا نہیں میں زانو پر دعا ہے</p>	<p>۱۳۳</p> <p>خوشی وہ لبوں کی زینت ہے زیادہ لبوں سے ہوئی بونہار تمہارا سبب تو خاک کا ہوا پاک کہتی تھی جلا بخش لیلو لاک</p>
<p>۱۳۴</p> <p>کر دم کہ پیاری ہے غریب لڑباکی یہ لڑاؤ لی ہوئی ہر شہہ عقدہ کشاکی</p>	<p>۱۳۵</p> <p>جزرد و خمی کوئی دلدار نہوگا ہدم کوئی جزیرہ خود بخوار نہوگا</p>	<p>۱۳۶</p> <p>منہ شام و چراغ کو نسو و خونین چوٹیا ماتم میں حسن کے ابھی و زائین چوٹیا</p>
<p>۱۳۷</p> <p>اس عین اور تیری ہے قیامت مجھ سے عیاں میں گزرتی ہے جوائف بزرگ یہ نکلا اور سن دایم مصیبت بارگاہی ہے کہ تو باپ کے وقت</p>	<p>۱۳۸</p> <p>انہوں کو دیکھا ہے کہ گھر سے بھڑکیں تھکے ہیں بڑے بڑے دل میں دنیا کی میں کھینچنے میں غلام اس وقت یہ نظر آتا ہے عیاں</p>	<p>۱۳۹</p> <p>بلجائے غفلت کوئی تھی میں نہوگا کہنی تھی کبھی باس سے بوجھو اور کہو کہ میں تھیں غلام اسی جہاں ابھی تم چور ہیں</p>
<p>۱۴۰</p> <p>دھیلا ہے سہ ماہی کا گناہ ان صاحب ایذا تھا سے ہو کہ برجان پر حساب</p>	<p>۱۴۱</p> <p>تھکتے تھے وہ جین اگلنے کو وہیں میں ہاڑھی کیلے پستیا تھا حسن کہ</p>	<p>۱۴۲</p> <p>بھانے تھے حق پر چوٹی تھی تریب بھائی کیلئے مان کی طرح رہتی تھی تریب</p>
<p>۱۴۳</p> <p>ہر ایک چور نے تو باپ کو پھانسی رکھوں کہ تو بونہار کی بانو کی بزم جلائی لاسوم سے دایم عالم پوسین لٹاؤ دینی یا تھ عالم</p>	<p>۱۴۴</p> <p>ہر ایک سے سفر کر کے سبب سوسوم جیلخانہ میں دن باس سے جیلخانہ کوئلے کے رکھا وہیں خود با دل سوسوم پھر تو رہا گیا تریب بھی سوسوم</p>	<p>۱۴۵</p> <p>کہنی تھی کہ بھولا میں جہاں وہ بونہار سے نہوگا کہ کا ہانا وہ نہوگا کہ تریب تریب چلنا ہونو نہوگا کہ بونہار کا ہانا</p>
<p>۱۴۶</p> <p>پکڑ میں اگر ہاتھ تو پھر ہاتھ چھوڑو مدت کی میں بونہار کی ہوسا تھوڑو</p>	<p>۱۴۷</p> <p>لاسا کوئی کار ریگا نہ مقبول جفا کا اک گرد کا ہوگا کفن ان کفن کی گرد کا</p>	<p>۱۴۸</p> <p>خون جلاں ہم کہ گناہا تھام جہاں سامان ہی بھر چکو نظر تھام جہاں</p>

<p>۱۷۱ اس غضب میں کاٹوں میں نینا دشوار ہو کر کسی صدمہ کا اٹھانا گزرے جسہولت بصیرت کا زانا مشکل تو ان نام میں تکلیف پہنچانا</p>	<p>۱۷۲ ملفت کی صلہ کی کر اور علی علیہ سینچے وہ گدا اس دور کے تیج نہ نے کہا اور فرس صاحب بھوج جلدی کر آخری سواری کا ہونے</p>	<p>۱۷۳ بزرگ کیا میں کو جو اس فرخ نوازے داسن میں بے بیول نا انکو صبا نے دکھائی جبکے دو سلیبان کی فضیلت کھول دے دن جا بوجہ جانے</p>
<p>۱۷۴ سرجاؤن انھیں جو مری تہن پانہ چھاڑو نکو یہ بھون کہ جہا بڑی قدم ہیں</p>	<p>۱۷۵ مقتل سے بھینکے نہ کہیں جا لینے بھکر منزل پر ہم تو نیکے اسی گھوڑے بھکر</p>	<p>۱۷۶ منہ بٹھکے ملا پانہ اجلال نے اپنا نغلیں پر سر رکھدیا اقبال نے اپنا</p>
<p>۱۷۷ روئے سخن اسے نیک نہ بجا فرمایا کہ شکل ہی آسان کرو اللہ اٹھے جو عا پر اٹھے تو پانے آئے غش آ کر کھینچے انھیں آج بڑے</p>	<p>۱۷۸ آباد وہ صبا دم تو میں اور وہیں ہر کام پر جاؤں میں وہیں آئے نہ بھونے ان فن وہیں آئے پہون کر وہیں آئے</p>	<p>۱۷۹ تورخ سولا جو ملا اور سیکے حسن بھوج کر کے نظر سے دن ہو گیا اس دن اچھا نہ ملاح ہو خوریز تار اور اچھے</p>
<p>۱۸۰ کیا ہوش ہے شہرت درد بگری بھتی یاں پھر ہی فعلت تھی ہی بخیری بھتی</p>	<p>۱۸۱ دم تھا وہی بکلیف تھی گو تہن ہی کی تازی تھا سواری کا رسول عربی کی</p>	<p>۱۸۲ نکلا تورخ شاہ کو تکتا ہوا نکلا دزدہ سا نکا ہون میں چکتا ہوا نکلا</p>
<p>۱۸۳ بیان آفت فاص میں کھیلے اعل سکھے جو روئے تو قیامت کا اعل بارو کے ادھر آنظر کا ہوا اعل نکلی تو تہن شاہ سلاط کا اعل</p>	<p>۱۸۴ مبتک وہ جان وہ جان جو تہن پرانے بچا ہی تھے تاک یا تو تہن تزلزلت جو شاہ سہد الامی تہن صریح ہاتھ میں ہاتھ آتو تہن</p>	<p>۱۸۵ پیشانی سر کو تہن کر تہن آئینہ تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن تہن</p>
<p>۱۸۶ صف با در صر کہ تہن نام دوم کی مجر سے شرفیاب ہوئی فوج خدا کی</p>	<p>۱۸۷ شہنشاہ سے جب جھاڑے خانہ زین کو اسوار کیا دوشن محمد کے کہیں کو</p>	<p>۱۸۸ حسن سکا زمانے کے جہنم جو ہے روشن ہے تجلی سے کہ یہ نور خدا ہے</p>

<p>۵۵۵ نثار سبب عطر نشان لطف ساجی گلزار سبب تو کے پوری باغبانی بنیل سبب ابرو و لعل و لہری نثار سبب گلچین نشان ساجی</p>	<p>۵۵۴ کس لطف تو سے سلو تو جانی جلد حرم جان ہماری ہوئی تانی روزق تھی جو دنیا کی وہ ساری تھی تانی گلزار کو سے باغبانی ہوئی تانی</p>	<p>۵۵۳ اس لطف رسائی جو کبھی کبھی سنبھل تو دیان بچ بچ اور کبھی اس بھولتے سائن کی نصیب تو جو کبھی غرق عرق نہ تو گل تر نظارے</p>
<p>لطف سکا ہمیں بے ہمدانی تریلیگا اس مطلع برجہ کائناتی نہ ملیگا</p>	<p>پوچھا جو صبا نے کہ ارادہ ہو کہا کیا اترا کے وہ بولی جنتان خان کیا</p>	<p>دیکھو جو کبھی چشم سہ اسکی جن میں آنکھیں کھلیں نہ مہر سہر گئی جن میں</p>
<p>۵۵۶ وہ دنیا وہ چشم تو دین سوزیدہ نثار سبب تو زبیر موم و وہ آہو سبب سے آنکھ میں سوزیدہ پیر پیر پیر پیر پیر پیر پیر</p>	<p>۵۵۵ گلزار کا وہ ادج وہ چاہ تو تھی تو آگے ہی از صلیب تھے تو تھی جان بازوں کو تھی تو تھی عاش علی تھے از علم تو تھی</p>	<p>۵۵۴ تو کبھی سبب تو سوزیدہ تھی تو تھی تو تھی تو تھی بل کھا کر کبھی تھی تو تھی بھار نہایان میں تو تھی تو تھی</p>
<p>کیا رعب بھری میں تو بجا گئی گھبر و کھلائی میں آنکھیں اس قدر گھبر</p>	<p>غل تھا کہ جب نشان آنکھوں کی سنے تھے پر اب سروروں کی آنکھوں کی</p>	<p>اس حرج و مان میں کہاں تو ذرات عاشق جو زح زلف کے میں شنگے ذرات</p>
<p>۵۵۷ وہ لعل تو کبھی زبان جہاں برابرت میں عجزیہ اجال اجال بیکس کی سیکے زبان نامک اول تو کبھی تو تھی تو تھی تو تھی</p>	<p>۵۵۶ سنج حجابیں اور تو کبھی کیا شہر اس نامی تو تھی تو کبھی ہاں تو تھی تو تھی تو تھی کبھی تو تھی تو تھی تو تھی</p>	<p>۵۵۵ جو کبھی تو تھی تو تھی تو تھی نکار کھاپے تھی تو تھی تو تھی اس سبب میں جو وہ کہ کبھی تو تھی وہ تو تھی تو تھی تو تھی</p>
<p>اہسات کو قابل میں عجز طلب ہیں محبوب خدائے جنین جو سپاہ ہیں</p>	<p>بے چین وہی تو ہو رہی جو کبھی تو تھی خسے جوان کے رسول کی تو تھی</p>	<p>تو تھی تو تھی تو تھی تو تھی جو تھی تو تھی تو تھی تو تھی</p>

<p>۱۱۷ جاننا روڈ فانی پتہ برابر جوار تختی سوار میمنہ فانی جوار نوشی و خوشی نوشی زید فانی جوار خادمہ سونہ کراڑی جوار</p>	<p>۱۱۸ صفت جوئی صفت سائے سیال تینو کی نازن کی چک تختی وایا دن پو گیا تخت کی طرح ڈھالو کلا سیما تھارنا نہ پے قتل شہر وال</p>	<p>۱۱۹ تاگاہ علی ناوک بیوا داد سے آپو نیچا ادھی لارم آزاد سے نیز نیچے علی ستم ایجا داد سے بیکار بیجا کوئی جلا داد سے</p>
<p>۱۲۰ مریکے لے زری سے منہ پو پو پو شکو کے سرور دپڑ پو پو پو</p>	<p>۱۲۱ کوڑے سے حد مار یہ تک فوج کادل تھا جو سو بھی نہ تھے ان سے یہ سامان تھا</p>	<p>۱۲۲ یکما سوچ کر حاکم کی طاعت نہیں کرتا مرو چنے امین رہ جو بیت مین کرتا</p>
<p>۱۲۳ پونجی جوں سوری تو ہے تیرے باجو غل تر تے تے تے تے باجو نوسین ہ عرب کی وہ تے تے باجو تو باجو پونجی مین تے تے باجو</p>	<p>۱۲۴ وہ نہ تے تے تے تے تے باجو تے تے تے تے تے تے باجو تے تے تے تے تے تے باجو تے تے تے تے تے تے باجو</p>	<p>۱۲۵ ہاں عدین تے تے تے تے باجو تے تے تے تے تے تے باجو تے تے تے تے تے تے باجو تے تے تے تے تے تے باجو</p>
<p>۱۲۶ شکر حسین سہ نوج چونک پڑ پڑ پڑ تاہو پو پو پو پو پو پو پو</p>	<p>۱۲۷ اس پیری جانی تین فوین تے دین پر طاڑتہ اتے تے تے تے تے تے</p>	<p>۱۲۸ مشاق زریں تھاسو قتل کی شے شیر پر جو پیلے فدا ہو گیا سب سے</p>
<p>۱۲۹ گر تون تے لہکو سوڈ کو جیا ایک ایک ہون تے تے تے تے برائی تے تے تے تے تے تے تے تے تے تے تے تے</p>	<p>۱۳۰ لاحتہ دور وایسا تے تے تے تے تے تے تے تے تے تے دولاکہ کی آک صابو تے تے تے تے تے تے تے تے تے تے</p>	<p>۱۳۱ تے</p>
<p>۱۳۲ اہن میں زرد پوش پھان تے تے تے تے تے تے تے تے تے</p>	<p>۱۳۳ اہن میں تے تے تے تے تے تے تے تے تے تے تے تے</p>	<p>۱۳۴ با تھو تھو جگر تھام کے تھو تھو اکر کے تو رہ جانے سے خود تھو تھو</p>

<p>۱۰۷۷ روئے تھے کہ چلا کر لگی بالو کی نظر گوار میں وہ تڑپا ہے علی صف لے لئے اسے ہاضوہ جا کر نہ صف معلوم کر پائی نہ مادہ اسے مقدار</p>	<p>۱۰۷۸ گزرتل سے نہان کو جاننا ہو تو کدو نظر خستہ تک مرا جا ہونو کو کدو سدا آفرین بانا ہونو کو کدو زیب میں محو کدو زانا ہونو کو کدو</p>	<p>۱۰۷۹ میں حل ذرا تو میں ہر کجا ہون جو سارے سو سو سو ہوا افضل تون کیا روئے گی جا تا تو دا تو کی ہون دیوار چھو کا ہر غیرت ہون</p>
<p>۱۰۸۰ مخفا سا گلا تو پوریا تیر کے پھیل نے وہ پھول بھی دامن میں لیا اگر اصل</p>	<p>۱۰۸۱ ہر چند کہ ہو گا وہی جو اسکی رضاع ہے میں بھی تو سنوں کچھ تری او میں کیا</p>	<p>۱۰۸۲ تو خوشی تھی غا زنا تو سو دے گا کوئی میں بدوم لیک جا جو را تو نہیں ہو گا</p>
<p>۱۰۸۳ اصغر بیگ زنا نہ ہو تو تیر کی چھٹی لگی دل تو رام وہ میر کے سپہ سالہا ک میں اس گل کو کھیا پیشی کو زنت کی سیاہی تیر کے</p>	<p>۱۰۸۴ تیری جو عاقبت کی طرف چیا ہون اور میں سوچ بیجا ہون ہون کافر ہے مگر مسلمانی ہون ہون راوہ ظلم ہون ہون</p>	<p>۱۰۸۵ میں کی رشتہ کی ہے اس کی گھر پہنایاں تیر کے ہون ہون ہون اعد اکا لوز تیر کے ہون ہون ہون نیزہ ہون تیر کے ہون ہون ہون</p>
<p>۱۰۸۶ رقت نہ تھی تھی ابھی اس حق کر دی گئی جو معلوم ہوئی قتل حسین بن علی کی</p>	<p>۱۰۸۷ قرآن سے واقف نہ حیدر تو لشی خبر ہے لازم ہے حد ز کھنڈے کہ تو بندہ ز ہے</p>	<p>۱۰۸۸ ہم جانتی میں دل میں جو اسکی بیان ہو گر سد سکندر ہو تو ہا یو لشی گراوی</p>
<p>۱۰۸۹ آئے سنہ میں فتح ہو تو ہونو دیکھا سپہ کو رہوار ہا ہونو دی بڑھکے ہا آواز کو او میں ہونو تہا ہون میں ہا ہا ہونو</p>	<p>۱۰۹۰ عقل کا جو پردہ نہ تھی کھنڈ ہونو وا نہ کہی میں کی دولت کو نہ کھنڈ ہونو سادا کے ہا کیو یوں خون میں ہونو نیزہ اسباب والا کا ہونو</p>	<p>۱۰۹۱ اس کے غلاموں میں ہونو ہونو نیزہ اسباب میں ہونو ہونو سدا ہون ہون ہون ہونو</p>
<p>۱۰۹۲ بھائی ہو نہ کوئی نہ بھیجا نہ ہونو اب تک کو ہا باب میں کیا نہ ہونو</p>	<p>۱۰۹۳ میٹا اسد اللہ کا فرزند بنی کا تا بندہ گہر تاج رسول عربی کا</p>	<p>۱۰۹۴ ادم بھی تھے جسے میں اسکی ہونو مالک بن جو در نہ کا تو خا ہونو</p>

<p>۵۵۵</p> <p>عبرون نے مری کفر کو روک دیا ہے جب کو سپرد و من کو روک دیا ہے فقیر کا بدن خون میں تیرا روک دیا ہے پہا جب میں بائیں سر سے تیرا روک دیا ہے</p>	<p>۵۵۵</p> <p>بلند سیڑھی سے نکلنے کی بجائے ہلکے پہلو سے نکلنے کی بجائے ہلکے تھے علی کو کہیں نہج اور کہیں کھلے تھے قدر ازاد کا تو کلو بس کھلے</p>	<p>۵۵۵</p> <p>کروں اشارا ابھی کتنے نظر سے آن ل میں دوران ناکہ پہنچ کر کا فو تو یہ دن کھٹ رو تو سر تیری نہ تو تیرا شہر سے</p>
<p>۵۵۵</p> <p>تاج بے درون کی درون میں تیرا بیڑا کوئی چھوڑا نہ سب سے کوئی چھوڑا</p>	<p>۵۵۵</p> <p>جلوئین رکھ تیرے سارے ہلکے سینے کو بدن کرو یا شاہ شہرا کے</p>	<p>۵۵۵</p> <p>ہر مذگ میں خاطر مری تنہا ہے رب کو جہا ہوں تو میں آن کر رون سنل شہر کے</p>
<p>۵۵۵</p> <p>اسلام کی جلوہ نالی تیرا ہے آئینہ ایمان کی صفائی تیرا ہے پہا جس گل شمع نے بائی تیرا ہے آفت صنم خانو تیرا ہی تیرا ہے</p>	<p>۵۵۵</p> <p>بے پروی نہ نہج ہوئی تیرا دل کے کہا ناں یوں تو دن میں بہ صفا دل ہے جو چلے کیا پہلا نیوین جا تے دل نہج کا ہلا</p>	<p>۵۵۵</p> <p>بظہور گرد گرد کا نچھے جا یا نیشادین تیرے جسم تیرا کام جا یا برادری اہل انمولی تیرا تیرے شہر سے تیرا</p>
<p>۵۵۵</p> <p>خونین میں کفر اگر غرق ہوتا پہر یوں حق و باطل میں کھنچتی تو گنا</p>	<p>۵۵۵</p> <p>شہد بزرگ اڑ کے سواروں کے پر دن پر جاتے یہ کہاں تیغ دو پیکر تھی پروردگار</p>	<p>۵۵۵</p> <p>جاہلینگے تو گھر بھی ترا تارا ج ہوگا جب تک کہ جیسے گا کبھی محتاج ہوگا</p>
<p>۵۵۵</p> <p>جن میں ارادہ تیرا ہے کھانے کا دم نہ تو تیرا بھی تو تیرا ہے تیرا ہی حق کو لائی کیا ہے نہت کہ بھی تیرا ہی تیرا ہے</p>	<p>۵۵۵</p> <p>تا صفا نکالے تیرا جانی ملوار گرنے لگی جلی سی بد اندر کی ملوار کرنی تھی تیرا تیرا تیرا تیرا اس کا یہ باخدا اس کی ملوار</p>	<p>۵۵۵</p> <p>خیرت کی رات دیکھتے بولا تو تیرا پہر اس میں تیرا ہے سلامت تیرا جاننے کہاں تیرا ہے تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا</p>
<p>۵۵۵</p> <p>پھر تیری ہو دکھانی ہوئی اپنی جہا تک جاے میں سمائی نہیں تی فلک تیرا</p>	<p>۵۵۵</p> <p>خیر کھچ آجکی بھی جہا غضب ہے روز اسکا قیامت ہے مری غضب ہے</p>	<p>۵۵۵</p> <p>سرا وہ عین سخن تلخ سنا کر بیان رہ گھر حضرت تیرا جہا کر</p>

<p>۱۹۹</p> <p>چڑھا رہے تھوڑے تھوڑے دم پر بجا رہے سنگ پہاڑے پہاڑے جینک رہے سنگا زہرے سنگی پہاڑے پہاڑے رہا رہا نہ رہے سنگی جلی تو سنگی اور وہ تو خوار رہے سنگی</p>	<p>۲۰۰</p> <p>بے تاب نہ اٹھا بیچ تو نہیں رہے سنگی کوڑی جو ادھر رہے سنگی سڑی رہے سنگی نہ کبھی جلی نہ کبھی رہے سنگی جلنے سے پہلوں پر رہے سنگی</p>	<p>۲۰۱</p> <p>جان اپنی جانے سے جو بلبل نہ لے یہ بھی امان لے سے باہر نہ لے کئی بھی بی بیغ و زبان تو نہ لے کوئی خبر نہ سوچتے نہ لے</p>
<p>مغز سے کرہن گئی مرگ میں کرے بیچ گئے ہیں موت اگر سر نہ تھی بیچ</p>	<p>وہ خاک تھا جو مر کے جہاں گیا رہے ہر لاش سے اٹھ اٹھ کر وہاں گیا رہے</p>	<p>یاں بھی نہ بچو گے یہ قطاریں کھڑی رہے آنکھیں نہ جو ہر کی تھیں تو رہی رہے</p>
<p>۲۰۲</p> <p>دھانڈائی تو بیلے ہی گھٹا گھٹا ساری سولے قدم تو بیچ نہ تھی ساری خارٹ ہو وہ وہ لعل بیچ ساری دو لاش رہی خاک لینا ہی ساری</p>	<p>۲۰۳</p> <p>ہر دل میں بیخام نہ تھا پورا ہی ہر دل میں کوئی نہ سیرا نہ پورا ہی ہر دل میں ہی اس لگا پورا ہی ہر دل میں ہی اس لگا پورا ہی</p>	<p>۲۰۴</p> <p>بین پل میں ان دو بہر کا بیچ رہے خبر اچھی باہر تو سولے بیچ رہے آدم میں ہونا بیچ رہے سولے بیچ رہے سہ لکڑی کے بیچ رہے سولے بیچ رہے</p>
<p>بولی اجل اب دیو دغا کا دوزا ہے سرخ ہو تو یہ خاک کر تیلے کی نزا ہے</p>	<p>زنگ اڑتا تھا دل مضطر تباہی کے تھی اس غضب کی کہ جلا آجے سب کے</p>	<p>زنگین ہر دین لائق گل پر ہی ہوں سہ لکڑی کے بیچ رہے سولے بیچ رہے</p>
<p>۲۰۵</p> <p>گھوڑے کی طرح اور وہ تلوار کی جہا اس پر جہا جانی تھی اس پر جہا رک سکتی تھی بیچ تھوڑا رہے جہا وہ غم غضب خیرت تھوڑا رہے جہا</p>	<p>۲۰۶</p> <p>آفت تھی تھی کسی کو روکھ تھی ہر دل میں تھی بیچ تھی پورا ہی سکھ تھی تھی بیچ تھی پورا ہی سکھ تھی تھی بیچ تھی پورا ہی</p>	<p>۲۰۷</p> <p>خاک و صفت بیچ رہے جہا جہا رہی کہ لے سکتے تھے بیچ رہے زور بھی جہا رہے بیچ رہے</p>
<p>جس پر گری پیمیں اس لے گرا وہ صوت بھی میدل ہوئی یوں جگے گرا وہ</p>	<p>اندھی برش شہد و جہاں جو تھا ہر آنہ چار اینہ کا بیغ سے رو تھا</p>	<p>تلوار کا منہ دیکھا تھا کوئی نہ بھر کے کسا اور تھا کہ سر جہاں تھے خاک کر کے</p>

<p>منزلہ حساب سے جو قبضہ زمین ملواری ہوئی ایسی تھی کہ اصل کی نسبت زیادہ ہوئی بے زمین خون کو دریا میں نہ ہوئی چہ بہرے وہ جو ہر سر پر چار تو ہوئی</p>	<p>منزلہ آبادہ قتل شدہ والا تھا زانا فوجوں کی گناہ چھائی رہتی کال تھا زانا سرن میں رہتے تھے زولا تھا زانا جن میں بھی زمین کو تو وہاں تھا زانا</p>	<p>منزلہ ایک زمین کو خریدتا نہ زمین کیلئے کھیتی کرتی کہ وہ زمین کیلئے لڑنے کو جو بھیجے تو لہو نہ کھالی زمین کو جو خریدتا نہ زمین کیلئے</p>
<p>سکتے تھا انھیں روپ کھاری ہی ہو تابوہ سارہ نظر آجاتا تھا دن کو</p>	<p>لڑان تھے فلان نہ تھے غم جو کچھ تھا نہ گاؤ کو سکین بھی نہ ماہی سکون تھا</p>	<p>سنبھاز سار کر جو گزرتا تھا ہر دن گزرتے تھے ہاتھوں کے تیرود سرور کے</p>
<p>منزلہ ہر گت پر چھپے بیان ہر نام خون کا زمین صبر نہیں لندی ہر نام کرتی تھی ہر شے ہر نام میں سپاہی ہوں ہر نام</p>	<p>منزلہ کیا جو شہنشاہ شہین نشکر دم نہ لے نہ تھے کسین تھے درندہ قبضہ میں سے تھے ہر نام جیل پر کھڑے ہوں ہر نام</p>	<p>منزلہ ایک کے ایک کی تھی ہر نام شہنشاہ کی تھی ہر نام شہنشاہ کی تھی ہر نام جیل پر کھڑے ہوں ہر نام</p>
<p>خود جس کے کہتے ہو غذا وہ میں ہی بجلی ہوں میں آتش تو وہ نہیں میری</p>	<p>جس عمل پر آئے بیچا ایک بھی سو میں آگے ملک موت تھا تو اسکی جڑوں</p>	<p>سکے تو ہوا اس کے چلن تیردی کا پر وہ ہے یہ شہنشاہ بران نبوی کا</p>
<p>منزلہ اس فوج میں جو شہنشاہ کا دیکھو یہ تھے فوج کے شاہنشاہ نکل بھی جو وقت کوئی گھر کو دیا بارگیا یا جاگ گیا سامنے آگے</p>	<p>منزلہ ملواری وہ برقرارہ جلائی تو میں نہ تھی تو صبر نہ بھیجے کہ میں ماد میں کا جلوہ تھا بڑا دکھوں اسواروں کی تھی ہر نام</p>	<p>منزلہ جیل میں تھے یہ سواروں کے جگہ سے ہو گیا میں تھے ملک کے بازی بازی نہ دیکھا تھا جیل کے</p>
<p>تھرتے تھے سب قلوں کو شہنشاہ کے بستے تھے شہنشاہ کے ہر شہنشاہ کے آگے</p>	<p>عزت کے دم آہو خون بھول گئے تھے اڑ جانے کو مرغان میں بھول گئے تھے</p>	<p>جس صید کو پا یادہ چلا نہ میں جیل کے چھوڑا اسو مارا اسے ڈالوئے کچل کے</p>

<p>علاء مونس اسماعیل بن محمد بن اسماعیل قزوینی قاضی خراج برابن کا دیوہ دار بلنگے اسٹن کے خراج سے دیوہ دار بہرہ کوئی نہ دینے کا حکم کیا گیا</p>	<p>علاء کشمیر میں تین بار بھون میں نابھون نام کے بھی خراج میں سہو تھا اس میں اجسورہ میں سہو کا پہلا شیخ جاسٹیکر کا پوتہ</p>	<p>علاء سہا جی زبھی ہو یا سہا جی کیا دھوم تو جا کر رہو ہو جاو بھی خراج نہ ہو ہو جاو بھی خراج نہ ہو</p>
<p>ہان موکرہ جنگ پر اندر دکھاوے موجہ کے دفاعی اسد اللہ دکھاوے</p>	<p>رخسار و پتہ پیش کر دیا نوک پر پار پاس گیارہ ستمی طرح خوش بڑا کر</p>	<p>مجھے بھی خراج نہ دے اور دکھاوے سلطان کا مقرب کوئی تیرا سوا ہو</p>
<p>علاء نور علی کہ برابن کوئی جو بہرہ میں آریل مان سامنے آئے بنام آریل سید کمان سامنے آئے ہر وقت چاہئے کہ سامنے آئے</p>	<p>علاء بلوچستان میں نور علی لہری رہتا ہے اس کے آرا و لہری جانبک و جل کر رہے ہو جاوے یہاں جہت کا بہت سے جاوے</p>	<p>علاء بہت سے خراج نہ دے سکا جا رہا تھا اور نکال چکا تھا ان کے دو بال تھا عین کا قبا علاء دیر دیر نہ جاوے</p>
<p>میدان شجاعت میں بڑھو اپنی جگہ سے سردار کو لازم ہے کہ آگے ہو سپہ سے</p>	<p>کر سامنا بلند رسول منی کا تا حوصلہ اور فوکو بھی ہو تیرنی کا</p>	<p>مختر تھا وہ رومی کہ جو خود سرگردان تھا خضاع عوامی میں تیں جس نمان تھا</p>
<p>علاء لڑان صاحب سونے کے ہونے کنا تھا یہ سونے کے ہونے ہر کون جو اس شہر کا ہے جب تک کوئی غازی بن نہ ہو</p>	<p>علاء غازی بنو نہ ہو تو کون سا بانی ہے کہ جاوے اور کون سا اسے کہا ہے اول بن خونہ کی ہو پونہ کی ہو</p>	<p>علاء بہت سے خراج نہ دے سکا اک مرتبہ جسکی ہو پونہ وہ وقت کمان کو میں وہ وقت کمان کو میں</p>
<p>پساوہ ہو جسے ارادہ کیا رن کا کیا رعبے فرزند شہ قلعہ سکن کا</p>	<p>ہان ساتو تری میں بھی تھکا ہونگا چارائے والے لیے پستی پر ہونگا</p>	<p>آدمین شعی اجن دہن سے نہ کم تھا بکران تہران خوش تمن سے نہ کم تھا</p>

<p>۱۲۱۱ تو کیا ہو تیار اسی بود کیا ہے جب نخل سے ہم کھینچے اسکا تر ہے اکدم میں پھینک دے اور تر ہے سک ہے قابل مجھو جو چھو اسکی</p>	<p>۱۲۱۲ نہنے کہا حال اسکا مجھو پلوسا بودن سے ہم کو کہہ دین غما جا مازیلے اسی طرح کھینچے اور تر صقین میں جھلج علی اسکا</p>	<p>۱۲۱۳ کیا جو تھی کو تو کیا تر صفدر آتا ہو کہ مرید صرک عالم دوم سفاک نچے جانے انہیں کچھ رہا پڑ ہی ہو تھی پھیر پھیر</p>
<p>لاھو نہیں ہاں نہیں گوشتہ جگر ہون اگر کا پسر تو ہے میں حیدر کا پھون</p>	<p>بکھا تھا سرفاک جو سلطان نہیں ہمارے تو ہمیں نے کیا اور بھائی حسن</p>	<p>زم پتی ہر کارٹ کے دشمن نہیں کا چھوڑی گی نہ قطرہ تری خون بکین کا</p>
<p>۱۲۱۴ بعض خون پر گریٹا لاد ملو اور کا دوی تو کرو اور ستر کیا دہری ہم زور سے دیکھتے ہیں رہے جو از نام لو چھتے تر سے</p>	<p>۱۲۱۵ کنا ہو کہ تیغ اسکی ہی جھلکے تبت تفریہ اور خود دوسرے ہاں بھی لہنا ہے جاوون کیلئے دیکھئے اسکا تھا اور نام</p>	<p>۱۲۱۶ سبھا کیے جھے کو نغاب انظر کیش پر جھپٹے لگا رکھے ہر میں نہ نہا ہی ہوں میں جھوٹا ہر تریں ستر کی جی جا پھیر</p>
<p>کیسا ہی لاد ہو میان زمین ہوتا اولاد علی سے کوئی سر نہیں ہوتا</p>	<p>زرگزار تھا بون تیغ تروم کی جگہ جھلج شفق بجاگتی ہو نہر فلک سے</p>	<p>ما حال شجاعو نہیں ہوا سنا اسی کا برجیا اسی کا ہے پستانہ اسی کا</p>
<p>۱۲۱۷ بیجا کوئی تھے بیجا ہاری کیا نہ سے کا نوسر ستر لگا ہاری نیشن کونفا کرتی ہی لگا ہاری کیوں بنیے ہی ملو ہاری</p>	<p>۱۲۱۸ منٹے تھے ہر کچھ کو کھینچا تھاری شکلے کھینچے کانچے ہٹ جانا تھاری آج کے تیغ بڑھا تا تھاری دیر جاتا تھا کھینچا تھا تھاری</p>	<p>۱۲۱۹ میں ہوں کہ بکے جھے انہیں مارے میں زارون ہی نود انہیں آگے تیا سے مراد انہیں اسکو رو دکتی ہو انہیں</p>
<p>مخفی نہیں جب جو کچھ مال ہوا تھا مرجنے اٹھلا سے پامال کیا تھا</p>	<p>وارانے مکر کے مجموعہ تن پر خطا بھی نہ پڑا صحف مطلق کے ہون پر</p>	<p>جیسے ہو مقابل ہر جگر کیا ہو نیکو اکیا ہوں عوض لینو کو میں جن پر کا</p>

<p>۱۲۱۵ بیچلے کے بیچلے کی خوش بختیوں ہونے لگی تھی لڑائی سیران بننے لگے گھوڑے کی توت و سیلابان زخمی ہوا وہ دلہنہ بیخوش بامان</p>	<p>۱۲۱۶ آجاتا کوڑم اسکا اور شاہ نہ چلانا ضنین کے ارادے کو نہ روایا جانے چلایا بچکا دار اپنا یہ گمراہ بنے جانے بازی سے اس عقل کے کوٹا بچا جانے</p>	<p>۱۲۱۷ بت کر گزارن ایکے بھار کوہ نظر نیرہ خواہ اسکی تو بھلا روئے نہ نصرت نہ نہ کے مافاق بین ہر سب سے مکتی اپنے تو نہ بازو بین اب دین جانے</p>
<p>غل تھا کہ یہ ایمان کبھی چلے نہیں کھینز یوں تا گینان زہرا گلے نہیں کھینز</p>	<p>چارو نہ صرف آیا گیا گھوڑے کو مسل کے سمجھا نہ کہ سون چنے میں تہا از اصل کے</p>	<p>جو شیر تھا وہ بھائی سفر گیا میرا ابر سا برابر کا پسر گیا میرا</p>
<p>۱۲۱۸ نگو کیا ظالم ٹھہر کر نفس چو ہنسا ہوا کیوں کر اس کے نزدیک اس طرح سے بنے نہیں وہاں باندھا ہوا کیوں ہے ہر اکا ہنسی</p>	<p>۱۲۱۹ اور کہے جا کر کسی سو عالم تیرے کو اور دھرا کے لی تھکا دم کھانے کی جلی تھی تیرے ہنسی روز تیرے نشان میں تھی ہنسی</p>	<p>۱۲۲۰ کا نہ تو زواری توی اور اللہ اسکا یہ کہ تم تھا کہ اللہ کی صفی بنگاہ اب بھی سے آئے ہے اس کے اور اللہ اچھین جانت کو وہ کو اللہ</p>
<p>شہ نے کہا کھلی تھیگا کہ فضل ضامیر میں عقدہ کشا گوتھا کیا تو ہم کو کیا ہو</p>	<p>مردی نے نہ سہر طرح و صافا نہیں اتر کر کبھی بل کھا تا ہر طرح میں</p>	<p>ادکلب جو جو تری کہانتے میں ہم شگے سے بھی اس گز کو کہ جانتے ہیں ہم</p>
<p>۱۲۲۱ حکم کیا پھر سہا بے تہا لایا کبھی دینے پہنچی تہا اس غم نہ تہا تہا خوف و دوہوار پیچھی کر دینے پہنچی تہا</p>	<p>۱۲۲۲ مٹھی تہا تہا غم تہا بیرون میں سے کھینکے تہا انہوں سے ہاتھ تو ملا تہا چھو کر پیسے تہا</p>	<p>۱۲۲۳ عالم نے کہا سانس تہا تہا تہا سے ادب تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>
<p>قاہو نہ رکابو نہ رہے پھر عثمان مر کبھی اٹھا لون شہ والا کو سنا پچ</p>	<p>دعوی تہا اور تو تو نہیدی تہا با فرھا تہا جسے کیوں وہ نہیدی تہا</p>	<p>حضرت یہ پکار کر مری تہا دیکھا یہ پچھنی تہا تہا اس تہا دیکھا</p>

<p>۱۳۱۷ مردوں نے اس کی خدمت میں لیٹ کر اور دینے لگا اپنے عین پر جا کر نیشتر پھانسی پر آئی ہو جا کر ملازمہ سپرد کی توڑی ہو گیا</p>	<p>۱۳۱۸ کہ خاں خود سر کا پتھر کو لنگر تیار کر دینے کہا یا خیر و صفا اور چاہو کیا بات ہے بچے اٹھا کر منظر سے بھاگتا ہوں چھوٹے</p>	<p>۱۳۱۹ اگر کسی کو بھیج جائے تو ہے پورا اور جاتا تھا اس صفت پر تھا کہ پورا جلال تھا ہر بار اور وار اور وار توڑنے کے وہ آہن میں عین عین کا</p>
<p>۱۳۲۰ صدر نے ریش شیع شیع و بشر کے اک ہاتھ میں دو ہو گئی پر کالے پر کے</p>	<p>۱۳۲۱ یہ لگا اسے یہ کہے امام اسلمی نے یوں دیکھ کر توڑ پکے ماما تھا جانے</p>	<p>۱۳۲۲ ہوئی تھی فدا روح سکند شہین پر دو ہمت تھا چار توڑ کا توڑ میں پر</p>
<p>۱۳۲۳ گر کہ عیبی باہر تان ظالموں کی ران کر تھی غنڈہ کی طرح توڑ دینی بنیادی خانہ جو تیرے سر تون کی مردی کی جاگ بھجوا کر تون</p>	<p>۱۳۲۴ توڑ کر غنڈوں ظالموں کو جیل سے لے کر تون کی طرح توڑ نزدیک خاں شہین کے جلنے پورے توڑ توڑ کر پورا دن جلنے پورے توڑ</p>	<p>۱۳۲۵ اگر کسی کو فدا داری اور جانا توڑ مرد کرنا تھا خیر کے جو اس نے توڑ کر بچنے ہی بچو پھری تھے توڑ کر تون خاں گلستان کا تھا پورا دن</p>
<p>۱۳۲۶ صدر کے سرداری بت آیا تھا کر کے اس کہنے سے یکران کو بڑھانے پر کے</p>	<p>۱۳۲۷ جس جاتا تھا بن سعد میں پھر کہ حضرت چار آنے والے بن مگر کہ گئے حضرت</p>	<p>۱۳۲۸ ماتھے سے پکٹا تھا عروق خون کے تیرا تھا حضرت پر توڑ جاتا تھا سر</p>
<p>۱۳۲۹ پتھر کے پتھر سے بن کر پورا توڑ بچنے بلایا گیا اک ہاتھ وہ نامور پھر کا جو فرس تھوڑے سے توڑ نامور توڑنے لگا پتھر بن پتھر کا توڑ</p>	<p>۱۳۳۰ دوڑا کے سنو ڈکڑہ توڑ نہیں آئی خاں شور کہ یہ نہیں جانیے توڑنے غضب جو پتھر توڑ کر لا لٹو توڑ کر توڑنے توڑ</p>	<p>۱۳۳۱ توڑنے پتھر اس توڑنے خاں کے توڑنے انصاف کے پتھر توڑنے پتھر کا توڑ اور اور توڑنے توڑنے پتھر توڑنے خاں توڑ</p>
<p>۱۳۳۲ گردن کو نہ اس صاحب شیشے پر پتھر میں گر پان زہ پتھر نے پکڑا</p>	<p>۱۳۳۳ توڑنے توڑ وقت زد و کشت پتھر لگنے ہو سنے کے مگر کشت پتھر</p>	<p>۱۳۳۴ جب کوئی بانی شکر کرتا تھا توڑ اگلے سم اٹھا کر وہ پتھر ماما توڑ</p>

<p>۱۲۱ کنا تھا یہ لکھو سے ایک کافر زندہ اس راہ میں ہم صبر و تحمل کے ہیں پائند راحت تہذیب کے رہے گروہ فرماند شہیدان نبوی کی جگہ سونگ</p>	<p>۱۲۲ میں نے حفظِ فاطمہ کے لال کے تن بہ جہوں سوار نے نظر تیرے پھر آں صدمہ بہتے گھاڑنا نون کے پھر کھا رہے تیرا دل و دیکھتے تیرے</p>	<p>۱۲۳ فقیہ سنی کا قتل کوئی شکر تھوڑے میں تھوڑا کر رہا سہ پھر یارانِ انش بھی نہیں کر سوت بھارت و لعین سلفی کی بھینچ</p>
<p>۱۲۴ کجاہ گلاسری نزل پہ علم ہو سب کچھ ہو مگر کھیت باہر قدم ہو</p>	<p>۱۲۵ بجڑے جو زخم دم شمشیر لگے تھے بیتن سے پہنچے یہ فقط تیر لگے تھے</p>	<p>۱۲۶ کی دست درازی غضب من شمن میں تھے حضرت گریبان پر رکھا ہاتھ حسین نے</p>
<p>۱۲۷ مقلض تھا جہان جو رو کر پورا تھا تھکر کرانہ سچ میں ہوئے تھے نیک تھنا تھا کہ باک فوجوں نے کیا باقی بے جا بڑھتا تو تھنا</p>	<p>۱۲۸ میں نے پوری بات کہ ہو حال گروہ میں نے باک ہر قسم سے باخون بد جا جو تیرا وہ جا رہا ہے فاکھی جی زمین ہو گی سونگ</p>	<p>۱۲۹ میں نے کھلے کھلے آنکھیں نہ دجاہ میں نے کھلے کھلے آنکھیں نہ دجاہ واقف ہو کر میں کوئی ان نرا لہ بولادہ جاگا کہ آگاہ ہوتا آگاہ مدیا کے اچھین پڑیں اسدا لہ</p>
<p>۱۳۰ کھینچا جو وہ پیکان کھلا نہ خم ہو خوشید سر ہو گیا چہرہ شدہ دین کا</p>	<p>۱۳۱ ہے کون جو اس غم کو فراموش کر گیا اب حشر کدین پڑوہ لہو خوش کر گیا</p>	<p>۱۳۲ لیکن پیر سے زچہ سے درو نکا سبت پلنگے بون اگہ میں ذبح کرونگا</p>
<p>۱۳۳ واہج لہو پھوٹتے تھے نہ لکیر جو سینہ اقدس سے لہو وہ نکا تھوڑے سے سینہ لگایا سیل کی تیر ان دین اک پر پوجا کر</p>	<p>۱۳۴ ہاں ستر گروہ ناموں عزا مقل شہنشاہوں کے اب میں دجاہ کھا ہو کر تھے سجدہ حق میں نہ لہ مارا کسی حال نہ ہو تو پیر</p>	<p>۱۳۵ فانگ سے کمانہ نہ زبان کھانے پایا سون میں زنج بھڑائی باکے انے کہا اب چھو کو تری پا جو کوچھو کمانہ نہ جڑ کر</p>
<p>۱۳۶ بتورائے لہو دیکھ کے پوشاک حضرت پہلو پہ سنان کھا کے گرے خاک حضرت</p>	<p>۱۳۷ ترت بین ید اللہ نے کی آہ تپ کر سیدھے ہو یان سید دجاہ تر پچ کر</p>	<p>۱۳۸ زہرا کی صدا آئی کہ اس میں کھدے بکیس مے پچے میں ہی پائیں گھدے</p>

<p>۱۶۷</p> <p>ابن عباسے برادر ہیں آج کو صواب ابن قاصد صاحب حرج کو صواب</p> <p>بیویان خلق کے تراج کو صواب اس کے شہنشاہ محتاج کو صواب</p>	<p>۱۶۸</p> <p>جب یوسفین حکم کو سن سکا تو بے چین ہو گیا اور اپنی بیوی کو نہیں سمجھا کہ یہ نصیب کنی ہے کہ اس میں نہ حال نصیب کنی ہے کہ اس میں نہ حال نصیب کنی ہے</p>	<p>۱۶۹</p> <p>وان شہنے نظر در جرم با عریان از چلی ہوئی کجی فضا کو مین بہر کربجار جا رہے اور نین لان اب نفع سے کٹا ہو سرور نین</p>
<p>۱۶۸</p> <p>گھر لٹ گیا جنگل میں کہاں بیٹھے کے روون پہنچا اور خوف تک وہاں بیٹھے کے روون</p>	<p>پھر نکلیں تو بھائی نہ سارا نظر آیا اک تیرے چور تیرے قیامت نظر آیا</p>	<p>گھر کے وہ دور زر کی پائی نکل آئی برو بیسے محمد کی نواسی نکل آئی</p>
<p>۱۶۹</p> <p>یہ کہے کہ بہن کو درم نظر غناک لٹنے لگی تھن بن دھرتاہ کی بونیاک</p> <p>تقیہ زانوں میں سخت تنہا اب کیا کون مونس کہ جگر تیرا چاہیں</p>	<p>۱۷۰</p> <p>جلالین کہہ کر کہیں سے آیا ابو اسے کہی ہے کہ تیرے کیا جگہ تیرا کیا تیرے کہو یہ کہو یہ کہو یہ کہو</p>	<p>۱۷۱</p> <p>دوڑی گئی متقل کیف ز قند نے پاؤں میں نعلین چھنی ز قند لٹا تھا شاہ سے کی طرح کا کج گوہر جلانی تھی دبا ہے طیار باور</p>
<p>خیمہ بھی سا فوج بھی ایسی ہوئی رنج سے شاہ سنہارہ گئے محروم کنس سے</p>	<p>۱۷۲</p> <p>کیوں بھائی وہ لفت کی نظر کو نہیں اب بھی مر آنے کی تیرے کہ نہیں ہے</p>	<p>پہنچیں تیرے ستم بھائی کو دیکھا حشر تیرے عجب بائیسے مانجانی کو دیکھا</p>
<p>۱۷۳</p> <p>صدر مہر ہو طبار وح پارس گلو کی پھر جاوے ہیں سکوت مہر سے لہو کی</p>	<p>۱۷۴</p> <p>جھک کر کیا منع آواز نہ کھلے سر اب نہیں جا کر مری وح ہو ضبط سجھیں ان بچھا کو منظور راہ باد کی مچھلیج نہوتے ہو جو راہ</p>	<p>۱۷۵</p> <p>رود کے نہ لپا جو گئی پتے نین نظروں سے بولا تو گیا لٹنے گلاب ان خون کے کھنڈے تیرے اشارہ کی بات کرنا ہوا ہے سے باغ تیرے با</p>
	<p>صدر مہر ہو طبار وح پارس گلو کی پھر جاوے ہیں سکوت مہر سے لہو کی</p>	<p>صدر مہر ہو طبار وح پارس گلو کی پھر جاوے ہیں سکوت مہر سے لہو کی</p>